روہی میں بیچے کی پیدائش کی رسومات اور ان کا شرعی جائزہ Shariah review of Childbirth Rituals in Rohi

حافظ صرعلی* **ڈاکٹر عبدالرزاق آزاد

ABSTRACT:

Every society followed some rituals and these rituals also change due to the social differences. In different societies, Seraiki Wasib of Rohi is one of them. This region has its own rituals and customs which are associated with different occasions such as birth, marriage, death and etc. One of these occasions is the birth of a child. What are the rituals and customs in Seraiki Waseeb of Rohi regarding birth and what is their shariah status? Are these Sunnah and permissible or illegitimate and forbidden? This article will highlight some prominent prevailing rituals along with the shariah discussion in detail.

Key Words: Rituals, customs, occasions, permissible and illegitimate.

رسم ورواج وہ معاشر تی عمل ہے جو کی بھی ساج کالازی حصہ ہواکر تا ہے اور ساخ کے اختلاف کی وجہ ہے رسم ورواج بھی مختلف ہوتے ہیں کی بھی معاشر ہے کے رسم ورواج میں اس معاشر ہے کی ثقافت اور تہذیب کا پہلو جھلک رہا ہو تا ہے۔روہی کے رسم ورواج میں اس معاشر ہے کی ثقافت اور تہذیب کا پہلو جھلک رہا ہو تا ہے۔روہی کے رسم ورواج میں اس معاشر ہے کی تعافیہ ایک ماتھ ایک خاص کلچر اور تہذیب کی آماجگاہ ہے جس نے اپنے اندرایک رنگارنگ ،ہمہ جہت ، جھائش اور محنق توم کی تاریخ کو سمویا ہوا ہے، مر ورزمانہ کے ساتھ ساتھ رسم ورواج میں تبدیلی آتی رہتی ہے اندرایک رنگارنگ ،ہمہ جہت ، جھائش اور محنق توم کی تاریخ کو سمویا ہوا ہے، مر ورزمانہ کے ساتھ ساتھ رسم ورواج میں تبدیلی آتی ،ہم بین اسانیات ،بعض مقامات پر رسوم متر وک ہوجاتی ہیں اور بعض علاقوں میں ان میں فرا آ تاجاتا ہے ایکن جو ہری تبدیلی تھوڑا بہت فرق آ جاتا ہے لیکن اس کی بنیاد میں فرق نہیں آتا۔ اس مقالہ میں کو شش کی گئی ہے کہ روہی کی رسوم ورواج کو ان کی اصل ہیئت میں بیان کیا جائے جس کے لیے ادب سے بنیاد میں فرق آباد ہیں جس کے بات ہو لکھ میں ہو تک ہو کہ سینہ بسینہ نشقل ہوتی آرہی ہیں ،علاقہ مواقع میں رسم ورواج آتے ہیں جیسے پیدائش ،شادی ،وفات ،وغیرہ کی رسومات ،ان مواقع میں رسم ورواج آتے ہیں جیسے پیدائش ،شادی ،وفات ،وغیرہ کی رسومات ،ان مواقع میں سے ایک مواج سے اس موقع ہی پیدائش ،شادی ،وفات ،وغیرہ کی گئی ہے اس موقع ہیں ورواج آتے ہیں جیسے پیدائش ،شادی ،وفات ،وغیرہ کی رسومات ،ان مواقع میں سے ایک مواج ہو گئی ہو کہ مواج ہو کی گئی ہو کہ ہو گئی ہو گئی ہو کہ ہو گئی ہو گئی ہو گئی ہو کہ ہو گئی ہو کہ ہو گئی ہو کہ ہو گئی ہو گئی ہو کہ ہو گئی ہو گئی

شادی کے بعد جب دلہن امید سے ہوتی ہے (شہری تدن میں اسے یاؤں بھاراہونا بھی کہاجا تاہے) ایعنی اسے حمل تھہر تاہے تواسے

^{*}Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, BZU, Multan

^{**} Assistant Professor, Humanities Department, COMSATS University, Vehari Campus

ایک خوش کن خبر سمجھاجاتا ہے دلہن سب سے پہلے اپنی ساس کو یہ بات بتاتی ہے اور پھر ساس دلہن کے میکے میں یہ خبر سناتی ہے ، دونوں گھروں میں مبار کباد کا تباد لہ ہو تا ہے ، دلہن کا منہ میٹھا کیا جاتا ہے اور عمومااس خبر کو تین چارماہ تک پوشیدہ رکھا جاتا ہے تا کہ نظر بدسے بچا جاسکے۔ ² **حاملہ کا جاند گر بن کے وقت باہر نہ لکانا:**

حاملہ دوران حمل اگر چاندیاسورج گر ہن ہو جائے تووہ باہر نہیں نکلتی اور یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ اس سے بچیہ عیب دارپیدا ہو گا اور اس پر سکتی سے عمل کیا جاتا ہے عورت کو گھر میں بند کر دیا جاتا ہے اوراس کو باہر نہیں نکلنے دیا جاتا۔ 3

بينے کی پيدائش پررنگ يانی کھيلنا:

بیٹے کی پیدائش کی صورت میں ایک رسم کی جاتی ہے جے یہاں کی مقامی زبان میں "رنگ پانی کھیلنا" کہاجاتاہے ،ایک خاص قشم کارنگ لڑکے کے باپ اور چیاوغیرہ پر پھینکاجاتاہے ، یانی بھی پھینکاجاتاہے اور بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیاجاتاہے۔ ⁴

گلے میں چیزاڈالنا:

بچے کے گلے میں اس کو نظر بدسے بچانے کے لیے گلے میں کوئی تعویز ڈالا جاتا ہے جو عموما چڑے میں بند کیا جاتا ہے ،اور بعض لوگ تعویز کے بغیر صرف چڑے کا کلڑا بھی ڈال دیتے ہیں۔ ⁵

پلېونی (پلیمځی)

روہی کے بعض علاقوں میں رواج ہے کہ پہلے بچے کی پیدائش کی صورت میں عورت حمل کے ساتویں ماہ اپنے میکے چلی جاتی ہے اور پہلے بچے کے پیدائش کی حالہ ہاس کی جمیع ضروریات کی خیال رکھا اور پہلے بچے کے پیدائش تک وہیں رہتی ہے،اس دوران لڑکی کی والدہ اس کی جمیع ضروریات کی خیال رکھتی ہے،اس کی خوراک کا خاص خیال رکھا جاتا ہے،دلیں گھی سے بنی نرم چیزیں کھلائی جاتی ہیں،دودھ اور گھی سے بناحلوہ بھی کھلایا جاتا ہے،اس کی وہاں خوب خدمت ہوتی ہے اور آرام کا بھر پورموقع دیا جاتا ہے۔

تحقیٰ دینا:

روہی کی دیمی علاقوں میں عمومایہ رواج ہے کہ جب بچہ پیداہوجاتاہے تواسے تخنیک کی جاتی ہے جسے مقامی زبان میں گھٹی لگانا کہتے ہیں ، بچے کو خاندان کے بڑے بزرگ کے پاس لے جایا جاتاہے اوروہ بزرگ اپنے ہاتھ سے بچے کے منہ میں اپنا جو ٹھادودھ یااپنی چبائی ہوئی تھجور یا کھانے کی کوئی اور چیز منہ میں ڈالٹاہے ، اور یہ سمجھا جاتاہے کہ اس عمل سے بچے کی شخصیت پر اس بزرگ کا اثر پڑے گا اور بچپہ نیک اور صالح بنے گا گھانے کی کوئی اور چیز منہ میں ڈالٹاہے ، اور یہ سمجھا جاتاہے کہ اس عمل سے بچے کی شخصیت پر اس بزرگ کا اثر پڑے گا اور بچپہ نیک اور صالح بن

مبار كباد اور تحا نف دينا:

یچ کی پیدائش کے بعد خاص طور بیٹے کی صورت میں خاندان اور اہل محلہ میں مٹھائی بانٹی جاتی ہے ،کسی زمانے میں توشہ باٹٹاجا تاتھا،اور بید ذمہ داری علاقہ کا ایک خاص شخص جے مقامی زبان میں نائی کہاجا تاہے ، نبھا تاہے ، سسر ال میں بھی مٹھائی بھیجی جاتی ہے اور جواباوہ اس نائی کو کوئی ہدید وغیرہ دیتے ہیں۔8

دائى كامو كەلىنا:

"مو کھ" کہتے ہیں اس اجرت یا گفٹ کو جو دائی کو پیدائش کے گیار ھیوں دن دی جاتی ہے اس میں آٹا،چاول، کپڑے، تیل صابن اور نقدر قم دی جاتی ہے اور اسے مو کھ دینا کہتے ہیں۔ کیو نکہ پیدائش کے بعد دائی دس گیارہ دن مسلسل زچہ کے پاس چکر لگاتی رہتی ہے، جس میں وہ خاتون کی خدمت، بچے کونہانا اور دھلانا کرتی ہے۔ ⁹

چھٹی کرنا/نام رکھنا:

پیدائش کے چھے روز قریبی رشتے دار جمع ہوتے ہیں اور بچے کانام رکھتے ہیں، خالص روہی کے لوگ عموما بچے کانام اپنے آباؤاجداد کے نام پررکھتے ہیں، تا کہ بڑوں کانام زندہ رہے اور خیر وبرکت بھی حاصل ہو جائے، پیروں سے بھی نام رکھوایا جاتا ہے اوراس کو سعادت سمجھا جاتا ہے،اس رسم میں بھی بچے کے منہ میں چچے سے دودھ ڈالا جاتا ہے،مٹھائی بانٹی جاتی ہے،اس رسم کو چھٹی کہتے ہیں۔¹⁰
آردھ عنا کرنا:

اسے روان سمجھیں یا پچھ اور کہ روہی کی مائیں نوزائیدہ بچوں کابہت خیال رکھتی ہیں، چھوٹی موٹی بھاری میں ڈاکڑ کی بجائے بڑی عور تول سے سے اور آزمائے ہوئے ٹو نگے اور دم دور کیے جاتے ہیں، چیرت انگیز طور پر بچوں کو اس سے صحت بھی مل جاتی ہے اور نبچ کی افزائش بھی بہت اچھے طریقے سے ہوتی ہے، اس سلسلے کی ایک کڑی نیچ کی روزانہ مالش بھی ہے جے مقامی زبان میں "آڈھنا" کہتے ہیں، نانی امال یا کوئی بڑی خاتون سے کام سر انجام دیتی ہے، نبچ کو ایک خاص زاویے پر لٹاکر زور سے تیل کی مالش کی جاتی ہے اور پھر گرم پانی سے نہلا کر ایک خاص قتم کے کیڑے سے نبچ کو باندھ دیا جاتا ہے تا کہ بچہ ہاتھ پاؤں چلانے سے ڈرنہ جائے اور اس کیڑے کا بھی ایک خاص نام ہے جے "بندھنا کہتے ہیں "۔ 11

بچے کے اعضاء خصوصا سر اور ناک پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے ، ایک خاص مدت تک مال روزانہ بچے کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دباتی ہے ، ناک کو کھینچتی ہے تاکہ ناک لمبا ہو چپٹانہ ہو، لیٹ کر بچے کو دودھ بلانا معیوب سمجھاجاتا ہے کہ اس سے بچے کا سر خراب ہونے کا اندیشہ ہو تاہے ، اس کام کے لیے بچے کے سونے کی جگہ پر لوہے یامٹی کی گول چلھ جس کی تین ٹائلیں بھی ہوتی ہیں اوراس کو لٹاکرر کھ دیاجاتا ہے اور اس گول دائرے میں بچے کے سر کور کھاجاتا ہے جے چلھ کہتے ہیں اور پھر اس کے اوپر ایک کپڑا بھی ڈال دیاجاتا ہے تاکہ مجھر مکھی سے بچے محفوظ رہے اور کپڑا ہی ڈال دیاجاتا ہے تاکہ مجھر کھی وغیر ہو گئے ہو تارہے ، بچے کے بستر پر چالیس دن تک لوہے کی کوئی چیز چھری وغیر ہو کھی جاتی ہے اور اس کے اور اس کے اور اس کے اور اس کے بستر پر چالیس دن تک لوہے کی کوئی چیز چھری وغیر ہو کھی جاتی ہے اور اس کے پس منظر میں یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ اس سے بچے کی جنات وغیر ہ سے حفاظت رہتی ہے۔ 1

ڈھولناڈالنا:

بچے کے گلے میں تعویز ڈالنا عام رواج ہے ،اس کے لیے چاندی کی مختی یا گول ساچاندی کا بناہو جے "ڈھولنا" کہتے ہیں استعال کیاجاتا ہے ،یہ ڈھولناسونے کا مجیانہ ہو تووہ چڑے میں کیاجاتا ہے ،یہ ڈھولناسونے کا مجیانہ ہو تووہ چڑے میں تعویز ڈال کر گلے میں ڈال دیاجاتا ہے۔13 تعویز ڈال کر گلے میں ڈال دیاجاتا ہے۔

گيار جوال اور چلميه:

زچہ بچے کی پیدائش کے گیارہ دن بعد عنسل کرتی ہے اس گیارہ نہانا کہتے ہیں ،اس کے بعد وہ گھر کے جھوٹے موٹے کام کاج شروع کر دیتی ہے ،چالیس دن بعد جب وہ نفاس سے پاک ہو کر عنسل کرتی ہے تواسے چلہ یہ نہانا کہاجا تاہے ،اس موقع پر عموماکوئی میٹھی چیزیا شربت بناکر محلہ کی عور توں میں تقسیم کیاجا تاہے۔14

بچے کو پینٹھے یا حجولے میں ڈالنا:

روہی میں بچوں کے جھولے بہت خوبصورت بنائے جاتے ہیں ، تر کھان خود بخود نہایت خوبصورت جھولا بنا تاہے بھراسے رنگ کر تاہے اور بنتاہے اور پھر بنتاہے ہوئے کے گھر پیش کرکے مبار کبادی وصول کر تاہے۔ گھر وں میں منتی تعمیم کی لکڑی پھنسا کر باندھ دی جاتی ہے اور پھر ان لکڑیوں کے سروں پر رسیاں باندھ کر چار پائی پر باندھ دی جاتی ہے اور پھر ان لکڑیوں کے سرکے لیے بہت مفید ہو تاہے، اس طرح چار پائی پر دو پٹہ باندھ کر بھی جھولا بنایاجا تاہے، بپچ کولوری دی جاتی ہے ، مائیں کام کاج بھی کرتی ہیں اور بیچ کے جھولے کو ہلاتی بھی رہتی ہیں۔ 15

طهور بنهانا/ختنه كرنا:

ختنہ شعار اسلام اور سنت انبیاء علیم السلام ہے، یہ ایک فطری عمل ہے عموماشہر وں میں بچے کی پیدائش کے فور ابعد ہی ہپتال میں ختنہ کر دیاجاتا ہے اس کے لیے با قاعدہ کوئی اہتمام نہیں کیاجاتا البتہ روہی کے بعض علاقوں میں بچے کے ختنے کو با قاعدہ شادی کانام دیاجاتا ہے، دعوت نامے بھیج جاتے ہیں با قاعدہ دعوت کا اہتمام کیاجاتا ہے رشتہ داروں کو مدعو کیاجاتا ہے اور ختنہ کرنے کے لیے پرھائیں کو بلایاجاتا ہے، دعوت نامے بھیج جاتے ہیں با قاعدہ دعوت کا اہتمام کیاجاتا ہے رشتہ داروں کو مدعو کیاجاتا ہے، ڈھول کی تھاپ پر بچے کے ختنے کیے جاتے ہیں، ویلیں دیا دی جاتی ہیں، پیسے بھینکے جاتے ہیں نیری دیتا دی جاتی ہیں، بیسے بھینکے جاتے ہیں بچے کے رشتہ داروں کی طرف سے ہدایا و تحاکف دیے جاتے ہیں، جسے روہی کی زبان میں نسری دیتا کہاجاتا ہے۔

حِيندُ اتار نا/بال اتارنا:

بچے کے بال اتار نے کی رسم کو حینڈ اتار نا کہا جاتا ہے ، لوگ بچے کی سر پر بالوں کی ایک چٹیا چھوڑ دیتے ہیں اسے کا ٹنے سے اجتناب برتے ہیں اور پھر لوگ یہ بال اتار نے کے لیے درباروں پر جاتے ہیں وہاں دربار پر کوئی جانور ذرج کرتے ہیں اور دربار کے مجاور کو پیسے وغیرہ دیتے ہیں اور بعض اس کے لیے کوئی اجتمام نہیں کرتے اور ساتویں دن نائی کوبلا کر حینڈ اتار لی جاتی ہے۔ 17

قرآن وسنت کی روشنی میں رسومات کا شرعی جائزہ

اسلام فطرت کادین ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے اس دین کے مانے والوں کے لیے فطرت کے عین مطابق اس دین میں بہت آسانیال پیدا فرمائی ہیں قر آن کریم اوراحادیث طیب میں کئی مقامات پر ان آسانیوں کو بیان کیا گیا ہے، سورة البقرہ میں ارشاد باری تعالی ہے: لَا يُكِلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهُ اَمَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ثُر بَّنَا لَا ثُوَا خِذْنا إِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَانَا دَبَّنَا وَلَا تَخْصِلُ عَلَيْنَا إِضَّرا كَمَا حَمَلْتُهُ عَلَى اللَّهُ وَمُنْ مَا اللهُ اَلْمُ وَمِدَا اللهُ اَلْمُ وَمُنَا اللهُ الل ترجمہ: اللہ کسی بھی شخص کواس کی وسعت سے زیادہ ذمہ داری نہیں سونیتا، اس کوفائدہ بھی اس کام سے ہو گاجو وہ اپنے اراد ہے سے کرے، اور نقصان بھی اس کام سے ہو گاجو اپنے اراد ہے سے کرے۔ (مسلمانو اللہ سے یہ دعا کیا کروکہ) اے ہمارے پرورد گار آگر ہم سے کہلے لوگوں کوئی بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ فرمایئے۔ اور اے ہمارے پرورد گار ہم پر اس طرح کا بوجھ نہ ڈالیے جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اور اے ہمارے پرورد گار ہم پر ایسابو جھ نہ ڈالیے جے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہماری خطاؤں سے در گزر فرمایئے، ہمیں بخش دیجے اور ہم پر رحم فرمایئے۔ آپ ہی ہمارے حامی و ناصر ہیں، اس لیے کا فرلوگوں کے مقابلے میں ہمیں نصرت عطافر مایئے۔ "

اى سورت يس ايك اورمقام پر ارشادبارى تعالى ب: لا إِكْرَاءَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشُدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكُفُرُ بِالطَّاعُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمُسَكَ بِالْعُرُوةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيهٌ 19

ترجمہ: دین کے معاملے میں کوئی زبر دستی نہیں ہے، ہدایت کا راستہ گمر اہی سے ممتاز ہو کر واضح ہو چکا، اس کے بعد جو شخص طاغوت کا اٹکار کر کے اللہ پر ایمان لے آئے گا، اس نے ایک مضبوط کنڈ اتھام لیا جس کے ٹوٹے کا کوئی امکان نہیں، اور اللہ خوب سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

حدیث مبارکہ میں حضرت ابو هریرة رضی اللہ تعالی عنه جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کاار ثاد نقل کرتے ہیں ، آپ منگا ﷺ نے فرمایا:" بیشک دین آسان ہے ، جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا۔ چنانچہ اپنے عمل میں راسگی اختیار کرو، جہال تک ممکن ہو میانہ روی بر تو اور خوش ہو جاؤ ، اور صبح و شام اور کسی قدر رات میں (عبادت سے) مد د حاصل کرو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ "تم کو چاہیے کہ در ستی کے ساتھ عمل کرواور میانہ روی اختیار کرو۔ صبح اور شام ، اسی طرح رات کو ذراسا چل لیا کرواور اعتدال کے ساتھ چلا کرومنزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔ "20

قر آن کریم کی نہ کورہ آیات اور حدیث طیبہ ہمیں دین اسلام کے سہل اور آسان ہونے کو واضح بتلار ہی ہیں،انسان اس کا نئات رنگ وہو ہیں ادنی بھی غور کرلے تو اس کیلئے یہ بات اظہر من الشمس ہو جائے گی کہ اللہ سجانہ و تعالی نے اس کیلئے اس دنیا کے نظام کو کس طرح آسان بنایا اور پھر انسان کی خدمت میں لگادیا، ذراغور کریں ہواانسانی ضروت میں سب سے اہم چیز ہے کوئی بھی نفس اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ہے لیکن اللہ نے اس کو ہر نفس کے لیے آسان سہل الوصل بنادیا ہر ذی روح ہوا کو استعال کر سکتی ہے اور آزادی سے سانس لے سکتی ہے، دوسری اہم اور ہر ایک کیلئے مہیا ہونے والا بنادیا، انسان تھوڑی ہی مشقت کرے تو اہم اور ہر ایک کیلئے مہیا ہونے والا بنادیا، انسان تھوڑی ہی مشقت کرے تو اس باقی میں جی ہم جاند ارکے لیے ضروری ہے اس کو بھی عام اور ہر ایک کیلئے مہیا ہونے والا بنادیا، انسان تھوڑی ہی مشقت کرے تو تھوڑی بہت دوڑ دھوپ کر تا پڑتی ہے اور پھر جاکر انسان کو یہ حاصل ہو تا ہے ،اسی طرح دین اسلام میں بھی یہ طریقہ کار فرماہے کہ اس میں تھی ویر طریقہ کار فرماہے کہ اس میں جی دو امور ضروری بین ان کی انجام دبی کے اور جو نواہی ہیں ان سے بچنے کے بعد پچھے امور مباح ہیں جن کو انسانی مزان پر چھوڑ دیا اور اس معاملہ جو امور ضروری ہیں ان کی انجام دبی کے لیے اور جو نواہی ہیں ان سے بچنے کے بعد پچھے امور مباح ہیں جن کو انسانی مزان پر چھوڑ دیا اور اس معاملہ عیں میں کہا کہ دور کو تو اسلام نے اس سان کی اس خصلت کی رعایت میں زیادہ شختی سے کام نہیں لیا، اور ہر انسان کو آئی آزادی کہ دورانے سے جذباتی لگاؤ تھا اس لیے اسلام نے اس سان کی اس خصلت کی رعایت سے مندیاتی کی گور ہے معاشرہ چو تکہ روایت پہند تھا اس کو ایے رسوم وروانے سے جذباتی لگاؤ تھا اس لیے اسلام نے اس سان کی اس خصلت کی رعایت

کی اور آتے ہی تمام رسوم وراج کوبیک جنبش قلم ختم نہیں کیا بلکہ یہ دیکھا گیا کہ جورسم اسلام کی بنیادی احکام سے متصادم نہیں تھی اور اس سے اسلام کے کسی رکن کی خلاف ورزی لازم نہیں آرہی تھی تواس کو اپنے حال پر چھوڑ دیا اگر کسی نے اس کو اپنایا تواس پر اعتراض نہیں کیا بلکہ بعض جگہ شخصین بھی کی جیسا کہ کتب میں یہ بات موجود ہے کہ عرب معاشرے میں شادی کے موقع پر کپڑوں پر خوشبو دار رنگ چھڑ سے تھے، ایک صحابی نے ایسی خوشبو لگائی ہوئی تھی اور ان کے کپڑوں پر نشانات تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مبارک باد دی اور ولیمہ کا حکم دیا لیکن خوشبو لگائی ہوئی تھی اور ان کے کپڑوں پر نشانات تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مبارک باد دی اور ولیمہ کا حکم دیا لیکن خوشبو لگائے ہوئی نشان فرمایا، 21 عرب کے رواج میں نکاح کے موقع پر چھوہارے بھیر ناثابت ہے ، دور خلافت راشدہ میں جمع میں چھوہارے بھیر ناثابت ہے ، دور خلافت راشدہ میں جمع میں چھوہارے بھیر ناثابت ہے ۔ 22 عربوں کے قدیم طریقہ حکم رائی کوبر قرار رکھا گیا، ان کے سر داری نظام کو بحال رکھا گیا، خرید و فروخت، شادی بیاہ، زراعت غرض ہر شعبہ زندگی میں جو جو شبت اور تعمیر می پہلو تھا ان کوبر قرار رکھا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب عراق فی جہوا آپ بعد ان کوبلاکر ان سے استفیار کیا کہ جمی کوگ عراق میں کس طرح حکومت کرتے تھے اور پھر تھوڑی اصلاح کے بعد ان کو در گیاں کی اصلاح کی جیسے عرب میں دستور تھا کہ بچوں کے نام بنوں کے ناموں پر رکھا کرتے سے در سول اللہ علیہ و سلم نے ان کو تبدیل کیا اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنبم کے ناموں کو تبدیل فرمایا حضرت سلمان فار سی رشوں اللہ عنہ کانام مابہ تھا آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے بل کیا اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنبم کے ناموں کو تبدیل فرمایا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کانام مابہ قوا آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے بل کو رو بلمان رکھا۔

بہر حال ایسے رسوم ورواج جو شریعت کی روح کے خلاف اور احکام شریعت سے متصادم ہوں ان سے منع کیا گیا اور جو امور شریعت سے متصادم نہ ہوں ان کو مباح رکھا گیا کہ اگر کوئی کر لے گناہ نہ ہواور کوئی نہ کرے تو بھی کوئی حرج نہ ہو۔اسلامی قانون میں کسی بھی ساج کے عرف کو بہت اہمیت حاصل ہے فقہ کے کئی مسائل اسی عرف پر بنی ہوتے ہیں کہ اس علاقے میں یہ چیز کیس حیثیت سے رائج ہے اور لوگ اس بارے میں کیارائے رکھتے ہیں، لوگوں کی آراء کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔رسومات کی ابتداء میں دیکھا جائی تو یہی عرف یا کوئی مصلحت ہوگی لیکن مروز مانہ کے ساتھ اس میں افراط تفریط شامل ہو جاتی ہے اور بہت سارے قبائح شامل ہو جاتے ہیں اور وہ رسوم ممنوعات میں شامل ہو جاتے ہیں اور وہ رسوم ممنوعات میں شامل ہو جاتے ہیں۔آئندہ سطور میں روہی کی انہیں رسوم کا جائزہ لیا جائے گا۔

حامله ہونے اور پیدائش کی خوشی منانے کا حکم:

اولاد اللہ سبحانہ و تعالی کی عظیم نعمت ہے ، یہ نسل انسانی میں اضافے اور بقا کاباعث بھی ہے ، اس لیے شادی کے بعد ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے اللہ سبحانہ اس نعمت سے سر فراز فرمائیں، قر آن کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

"ٱلْمَالُ وَالْبَنُونِ نِينَةُ الْحَيُووَالدُّنْيَا • "²⁴ مال واولاد ونيوى زندگى كى زينت بين -

اولا د کے بغیر انسان اد ھوراہو تاہے ، زندگی کی رعنائیاں ، رنگینیاں اولا دبی سے وابستہ ہیں ، جس گھر میں بیچے نہ ہوں وہاں اداسی اور وحشت رقص کرتی ہے ،اسی لیے اس نعت کی طلب اللہ کے برگذیدہ بندوں نے بھی کی اور ہر نیک فطرت شخص نے بھی طلب کی۔

قر آن کریم حضرات انبیاء کرام علیهم السلام کااولاد کی خواہش کرنا اور دعائیں مانگنا بھی مذکورہے ،اورویسے بھی نیک اولاد انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی کے لیے ذخیرہ بنتی ہے اس لیے اس نعمت کے حصول کی خوشی منانا در حقیقت اللہ سجانہ و تعالی کاشکر اداکرنا ہے اور شکر اداکرنا اس منعم حقیقی کاحق ہے۔ قر آن کریم کی سورت ابراہیم میں اللہ سجانہ و تعالی کاارشادہے:

"وَإِذْتَاَذَّ نَرَبُّكُمُ لَئِنُ شَكْرُتُمُ لَازِيُدَنَّكُمُو ۖ لَئِنُكُفُرْتُمُ إِنَّعَذَا بِمُلْشَدِيْدٌ "²⁵

ترجمہ: اور جب سنا دیا تمہارے رب نے اگر احسان مانو کے تو اور بھی دوں گا تم کو،اور اگر ناشکری کروگے تومیر اعذاب البتہ ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل ہے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بچے کی پیدائش کی خبر پر خوش ہونا،مبارک باد دینایہ بھی جائز ہے اور سنت انبیاء کرام ہے جیسا کہ قر آن کریم میں حضرت زکریاً کے بارے میں ارشاد باری ہے:

"فَنَادَتُهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّى فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِينَ "²⁶ ترجمہ: پھر اس کو آواز دی فرشتوں نے جبوہ کھڑے تھے نماز میں ججرے کے اندر کہ اللہ تجھکو خوشخبری دیتا ہے بجلی کیجو

گواہی دے گااللہ کے ایک حکم کیاور سر دار ہو گااور عورت کے پاس نہ جائے گااور نبی ہو گاصالحین ہے۔

اسی طرح حضرت ابراهیم علیه السلام کوجب بیٹے کی خوشخبری دی گئی تو فرمایا:

"فَبَشَّرُنْهُ بِغُلْمٍ حَلِيْمٍ" 22 چنانچ بم نے انہیں ایک بر دبار لڑ کے کی خوشخبری سنائی۔

ان آیات کریمہ بیہ معلوم ہوا کہ بیٹے کی پیدائش پرخوش ہونااور مبار کباد دینا منع نہیں ہے البتہ اس بات کا دھیان ضروری ہے کہ بینہ ہو کہ بیٹے کی پیدائش پر توخوشی کا اظہار کیا جائے اور بیٹی کی پیدائش پر رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہوا جائے اور اس کی مبار کب باد نہ دی جائے بیہ جاہلیت کا طرز ہے،اور اسلام نے اس کو کبھی پیند نہیں کیا۔ قر آن کریم میں اللہ سجانہ و تعالی کا ارشاد ہے:

"وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنْتَىٰ ظَلَّ وَجُهُهُ مُسُوِّدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ "²⁸

ایک اور آیت کریمه میں فرمایا:

"للَّهُ مُلُكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ يَخُلُقُ مَا يَشَاء يَهِبُ لِمَنْ يَشَاء إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاء الذُّكُورَ "²⁹

حافظ ائن القيم في مل فرمايا: "ولاينبغي للرجل ان يهنئ بالبنت فقط بل يهنئ بهما، اويترك التهنئة بهما ليتخلص من سنة الجابلية فان كثيرامنهم كانوايهنئون بالابن وبوفات البنت دون ولادتها "30

ترجمہ: انسان کو چاہیے کہ وہ بیٹے اور بیٹی دونوں کی پیدائش پر مبار کباد دے صرف بیٹے کی مبار کباد پراکتفا درست نہیں ہے ، تاکہ جاہلیت کے چلن سے بچاجا سکے کیونکہ جاہلیت میں لوگ بیٹے کی ولادت پر اور لڑکی کی وفات پر خوش ہوتے تھے۔

ر سول الله صلی الله علیه وسلم کی احادیث طیبہ میں بھی بیٹیوں کی ولادت اوران کی پرورش کے بہت فضائل بیان کیے گئے ہیں، جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی الله عنه سے ایک حدیث مروی ہے کہ نبی اکرم صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں بیا تین بہنیں ہوں بیا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے زندگی گزارے (یعنی ان کے جو حقوق شریعت نے مقرر

فرمائے ہیں وہ ادا کرے، ان کے ساتھ احسان اور سلوک والا معاملہ کرے، ان کے ساتھ اچھابر تاؤ کرے) اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈر تارہے تواللہ تعالیٰ اس کی بدولت اس کوجت میں داخل فرمائیں گے۔³¹

اسی مضمون کی حدیث حصرت ابو ہر پر ہر ضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، مگر اس میں اتنااضافہ ہے کہ آپ ﷺ کے ارشاد فرمانے پر کسی نے سوال کیا کہ اگر کسی کی ایک بیٹی ہو (تو کیاوہ اس ثواب عظیم سے محروم رہے گا؟) آپﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک بیٹی کی اس کے لیے بھی جنت ہے۔ ³² ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورا کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر لڑکیوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی ذمہ داری ہو اور وہ اس کو صبر و مختل سے انجام دے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑبن جائیں گی۔ ³³

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکر م ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کی دویا تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھے انداز سے پرورش کرے(اور جب شادی کے قابل ہو جائیں توان کی شادی کر دے) تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔34

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک خاتون میرے پاس آئی، جس کے ساتھ اس کی دولڑ کیاں تھیں، اس خاتون نے مجھ سے پچھ سوال کیا، اس وقت میرے پاس سوائے ایک تھجور کے اور پچھ نہیں تھا، وہ تھجور میں نے اس عورت کو دے دی، اس اللہ کی بندی نے اس تھجور کے دو نکڑے کیے نہیں تھایا، حالال کہ خود اسے بھی ضرورت تھی، اس کے بعد وہ خاتون بچیوں کے ہاتھ پر رکھ دیا، خو دیکھ نہیں کھایا، حالال کہ خود اسے بھی ضرورت تھی، اس کے بعد وہ خاتون بچیوں کو لے کر چلی گئی۔ تھوری دیر کے بعد حضور اکر م شاہدہ تشریف لائے تو میں نے اس خاتون کے آنے اور ایک تھجور کے دو نکرے کر کے بچیوں کو دینے کا پوراواقعہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کو دو بچیوں کی پرورش کرنے کامو قع ملے اور وہ ان کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرے تو وہ بچیاں اس کو جہنم سے بچانے کے لیے آڑین جائیں گی۔ ³⁵ نہ کورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کی شریعت اسلامیہ کے مطابق تعلیم وتربیت اور پھر ان کی شادی کرنے پر اللہ تعالی کی طرف سے تین فضیلتیں حاصل ہوں گی، ایک: جہنم سے چھٹکارا، دوم: جنت میں مم راہی۔ داخلہ، سوم: حضور اکرم شاہدہ کے ساتھ جنت میں ہم راہی۔

اس معاملے میں نبی کریم ﷺ کا طرز عمل ہمارے لیے مشعل راہ ہے ، آپﷺ کی چار بٹیاں تھیں اور آپ کو سب سے محبت تھی بالخصوص سیدہ فاطمۃ الزہر ارضی اللہ تعالی عنہا سے محبت اور ان سے کریمانہ برتاؤ کے واقعات سے کتب احادیث بھری ہوئی ہیں ، ہمیں ان سے سیکھنا اور سبق حاصل کرناچا ہیں۔

یچ کی پیدائش پر مبار کباد اور مٹھائی وغیرہ دینا جائز اور ثابت ہے، رسول الله ﷺ نے اپنے بیٹے حضرت ابراھیم رضی الله عنہ کی پیدائش پر خوش ہونا اور مبار کب دینا پیدائش پر مبار کباد دینے والے صحابی حضرت ابورافع رضی الله عنه خوشی میں ایک غلام ہدید دیا، پیج کی پیدائش پر خوش ہونا اور مبار کب دینا در حقیقت خوشی کا اظہار ہے اور اس بارے میں قرآنی آیت ہمیں راہ عمل دکھار ہی ہے:

"قُلُ بِفَضُلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفُرَحُوْ اهْوَ خَيُرٌ مِّمَّا يَجُمَعُوْنَ "³⁶

ترجمہ: کہہ دیجئے اللہ کے فضل سے اور اس کی مہر بانی سے سواسی پر انکوخوش ہوناچاہئے ، یہ بہت ہے ان چیز وں سے جوجع کرتے ہیں۔

يح كى تخنيك اور تحائف دين كاحكم:

بچے کو تخلیک کرناسنت عمل ہے شریعت میں ثابت ہے، تخلیک" کا لغوی معنی ہے ''کسی چیز کو چبا کر بچیہ کے منہ میں ڈالنا''، یہ لفظ "حنک"سے لیا گیاہے، حنک عربی میں "تالو" کو کہتے ہیں، تو تخلیک کا مطلب ہوا''کھجور وغیرہ کو چبا کر بچے کے تالویر مانا''۔ ³⁷

سورج وچاند گرئهن کا حکم:

سورج وچاند گر بن کے وقت جو دلہن کوچھپایاجا تاہے ، یہ بھی محض ایک رسم اور بدعقیدگی ہے ،اسلام ان چیزوں کی حوصلی شکنی کر تاہے ، رسول اللہ علیہ وسلم کے گخت جگر جناب ابراہیم رضی کر تاہے ،رسول اللہ علیہ وسلم کے گخت جگر جناب ابراہیم رضی اللہ عنہ راہی عدم ہوگئے تولوگوں نے سمجھا کہ شاید گر بن وفاتِ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وجہ سے لگاہے آپ ﷺ نے سن کر فرمایا:

"إتَ الشمس والقمر آيتان رمِن آيات الله، لا تنكسفان لموت أحدٍ من الناس ولا لحياته "41

ترجمہ: سورج اور چاند اللہ سجانہ و تعالی کی نشانیوں میں سے ہیں یہ کسی کی موت وحیات پر گربمن زدہ نہیں ہوتے۔

ا یک اور حدیث میں اضافہ ہے: "جب تم گر ہن دیکھو تو کھڑے ہو جاؤاور نماز پڑھو"۔لہذا ہیہ عقیدہ رکھنا کہ گر ہن کے وقت باہر نکلنے

سے خدانخواستہ کوئی نقصان ہو جائے گا جائز نہیں ہے ، قر آن کریم میں اللہ سجانہ و تعالی نے ارشاد فرمایا: "

"قُلُ لَّنْ يُّصِيْبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَاهُ وَمَوْلَـٰنَاوَعَلَـاللَّهِفَلَيْتَوَكِّلِ الْمُؤْمِنُونَ "⁴²

ترجمہ: تو کہہ دے ہم کو ہر گزنہ پہنچے گا مگر وہی جو لکھ دیا اللہ نے ہمارے لئے، وہی ہے کارساز ہمارا،اور اللہ ہی پر چاہیے کہ بھروسہ کریں مسلمان۔

اسی طرح ایک اور جگه ار شادر فرمایا:

"مَا اَصَابَ مِنُ مُّصِيْبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي ٓ انْفُسِكُمُ إِلَّا فِي كِتْبٍ مِّنُ قَبْلِ اَث نَّبْرَاكِا إِلَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيُرُ"⁴³

ترجمہ: کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں نازل ہوتی یا تمہاری جانوں کو لاحق ہوتی ہو مگر وہ ایک کتاب میں اس وقت سے درج ہے جب ہم نے ان جانوروں کو پیدا ہی نہیں کیا تھا۔ یقین جانو پہیات اللہ کے لیے بہت ہی آسان ہے۔

معلوم ہو کہ نفع ونقصان محض اللہ سجانہ و تعالی کے اختیار میں ہے اس لیے یہ عقیدہ رکھنا کہ چاند گر ہن کے وقت بچوں یابڑوں پر کوئی آفت مصیبت ٹوٹتی ہے جائز نہیں ہے، یہ قر آن وسنت کے خلاف ہے۔

نچ کی پیدائش پررنگ پانی کھیلنے کا تھم: پلیٹھی کا تھم:

پلیسٹھی بعنی حاملہ کو اس کی ماں دیکھ بھال کے لیے اپنے گھر لے آتی ہے اوراس سے مقصود زچہ و بچہ کی صحت کی دیکھ بھال ہوتی ہے،اوراس نازک وقت میں مال ہی اپنی بیٹی کی صحت کی دیکھ بھال اچھے طریقے سے کرسکتی ہے،اس لیے اگر لڑکی کے سسر ال والے بخو ثی اجازت دے دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض حالات میں میہ امر مستحسن ہے۔لہذا پلیسٹھی فی نفسہ مباح امر ہے اس میں گناہ کی کوئی وجہ نہیں ہیں۔۔

بچے کے گلے میں چڑی، مختی وغیرہ ڈالنے کا حکم:

نے کے گلے میں سونے کی تختی یاڈھولنے میں تعویز ڈال کر دینا شر عامنع ہے کیونکہ سوناویسے بھی مر دپر حرام ہے لہذانیچ (اولاد نرینہ) کو بھی پہنانا حرام ہے ، دوسر کی وجہ بیہ ہے کہ تختی اور ڈھولن عموما حفاظت کے نقطہ نظر سے پہنایا جاتا ہے یہ بھی ناجائز ہے ، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ ایک ہاتھ میں سونااور دوسرے ہاتھ میں ریشم لے کر ارشاد فرمایا:

"ان هذین حرام علی ذکور امتی "45_ "به دونول میری امت کے مردول پر حرام ہیں"

لہذابر بناء ایں حدیث سونے کی مختی یاڈھولن نیچ کے گلے میں ڈالنا جائز نہیں ہے، البتہ بڑی کے گلے میں بغیر کسی خاص پس منظر کے ڈال سکتے ہیں۔ رہی بات چڑی کی توبہ اگر حاملہ عورت کے گلے میں ڈالی جائے یا بیچ کے دونوں صورتوں میں بے اصل ہے، بد نظری برحق ہے، یہ کسی بھی صورت میں کسی بھی انسان کولگ سکتی ہے، خوبصورتی یا کوئی اور وجہ ہو سکتی ہے جیسا کہ رسول للد ﷺ کو بھی نظر لگانے کی کوشش کی گئی چنانچہ قر آن کریم کی سورت القلم میں ارشاد باری تعالی ہے:

"وَإِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزُ لِقُوْنَكَ بِٱبْصَارِبِمُ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَوَيَقُوْلُوْنَ إِنَّهُ لَمَجْنُوْنٌ، وَمَا هُوَإِلَّا ذِكُرٌ لِّلُعْلَمِينَ"⁴⁶

ترجمہ: جن لوگوں نے کفراپنالیاہے جب وہ نصیحت کی میہ بات سنتے ہیں توالیا لگتاہے کہ میہ اپنی تیز تیز اآ تکھوں سے تمہیں ڈگمگادیں گے اور وہ کہتے ہیں کہ میہ شخص تودیوانہ ہے۔

اس طرح حضرت يعقوبً نے جب اپنے بيوں كونصيحت كى توفر مايا: "وقالَ يبَنِيَ لَا تَدُخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادُخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ هُتَعَرِّقَةٍ • وَعَالَهُ فَالْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ "⁴⁷ هُتَفَرِّقَةٍ • وَمَا ٱغْنِيُ عَنْكُمُ مِّنَ اللهِ مِنْ شَيْءٍ • إِنِ الْحُكُمُ إِلَّا لِلله • عَلَيْهِ تَوكَّلُثُ • وَعَلَيْهِ فَالْيَتَوكَّلِ الْمُتَوكِّلُوْنَ "

ترجمہ: اور لیعقوب ٹے کہامیرے بیٹو!تم سب ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں داخل ہونا میں اللہ مشیت سے تہیں نہیں بچاسکتا تھم اللہ کے سواکسی کا نہیں چاتا ہی پر میں نے بھروسہ کرر کھا ہے اور جن جن کو بھرسہ کرنا ہو انہیں چاہیے کہ اسی پر بھروسہ کریں۔

اسی طرح احادیث میں بھی نظر بد کے بارے میں آیا ہے، ایک حدیث میں رسول اللہ طُلِطُنَیُّ نے ارشاد فرمایا:" نظر بد کالگ جانابر حق ہے، بری نظر سے اللہ کی پناہ طلب کیا کرو کہ نظر بدلگ جانابر حق ہے یہ انسان کو قبر تک اوراونٹ کو ہانڈی تک پہنچاد ہی ہے، اور فرمایا: اگر نقتر پر سے کوئی چیز سبقت کر سکتی ہے تووہ نظر بد ہے۔ قر آن واحادیث کی یہ نصوص نظر بد کے بر حق ہونے کوواضح کررہی ہیں لیکن اس کاعلاج بھی رسول اللہ طُلِطُنُیُّ نے بیان فرمادیا، آپ نے اس سے حفاظت کی دعاسکھلائی جو درج ذیل ہے:

"اعوذبكلمات الله التامة من شركل شيطار. وبامه ومن كل عين لامه "⁴⁸

نظر بدکی جڑمیں چونکہ حسد کاجذبہ کار فرماہو تاہے اس لیے اس کے توڑ کے لیے معوذ تین سکھلائیں۔⁴⁹ہذا چڑی اور ڈھولن ڈالنے کی بجائے بچوں کی ادعیۃ ماثورہ سکھائی جائیں اور جب تک وہ سکھنے کے قابل نہیں ہو جاتے ان پر پڑھ کر دم بھی کی جاسکتی ہیں۔

یچ کے ساتھ چھری اور لوہار کھنے کا حکم:

نومولود اوردلہا کے ساتھ چھری یالو ہے کی کوئی چیز رکھنے کے رواج کے پس منظر میں جنات سے حفاظت کانقط نظر کار فرماہو تا ہے،

اس میں کوئی شک نہیں کہ جنات انسانوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور نقصان بھی پہنچاتے ہیں، لیکن ان سے حفاظت اور بچنے کا جو طریقہ یہاں کے

لوگوں میں پایاجا تا ہے یہ سر اسر ناجائز اور ممنوع ہے۔ جنات سے حفاظت کے لیے ادعیہ ماثورہ اور قر آنی آیات تلقین کی گئ ہیں ان کی پابند ک

سے ان کے شرسے بچاجاسکتا ہے، سورۃ اللناس کے ترجمۃ پر ہی اگر غور کر لیاجائے تو اس میں واضح طور پر اللہ سجانہ و تعالی کی پناہ میں آنے کاذکر

ہے اور جب انسان اللہ سجانہ و تعالی کی پناہ میں آجا تا ہے تو جن وانس انسان کو بال بر ابر بھی تکلیف نہیں پہنچاسکتے۔ اس طرح آیۃ الکرس کی تلاوت

ہی ان کے شرسے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ایک روایت حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ آپ

فرمایا: کہ سورہ بقرہ میں ایک آیت ہے جو سیدہ آیات القرآن ہے، وہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس گھرسے نکل جاتا ہے۔ 50

نام رکھنے کا حکم:

بچے کاخوبصورت اور بامعنی نام رکھنا شریعت کا تھم اوراولاد کاحق ہے، چنانچہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن تم کوتمہارے اور تمہارے باپ کے ناموں سے پکارا جائے گالہذاتم اپنے اچھے نام

ر کھو" ⁵¹اسی طرح ایک اورروایت میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے ہال تمہارے پیندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمان ہیں "⁵²

ایسے نام رکھنا جس کے کوئی معنی نہ بنتے ہوں یاغلط بنتے ہوں جائز اور پبندیدہ نہیں ہے رسول الله ﷺ نے صحابہ اور صحابیات میں سے بعض کے نام تر مطابب ندیدہ ہے۔ سے بعض کے نام تر رکھنا پبندیدہ ہے۔ جعض کے نام تر مطابب ندیدہ ہے۔ جعض کے نام کر الم محکم:

بیخے کی حفاظت کے لیے اس کے جسم کی دیکھ بھال کرنا جس میں اسے نہلانا اور تیل سے اس کی مالش کرنا بھی شامل ہے ، محمود اور پہندیدہ بات ہے ،اللہ سبحانہ و تعالی نے اتنی عظیم نعمت دی ہے تواس نعمت کا حق یہ ہے کہ اس کی پرورش اور دیکھ بھال اجھے طریقے سے کی جائے اور اس عمر میں اس کی اس طرح حفاظت کی جائے کہ بچہ صحت مند ہواور اس کی نشوو نماا چھے طریقے سے ہو، یہ سب باتیں اللہ سبحانہ و تعالی کی طرف سے عطاکر دہ نعمت کے شکر انے کے طور پر ہیں ، سور ۃ الانفطار میں ارشاد ماری ہے۔"

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوَّٰٰ لِكَ فَعَدَلَكَ (لِمَ)فِيَّ أَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (أَ/)كَلَّا بَلُ تُكَذِّبُونَ بِالدِّيْنِ"⁵³

ترجمہ: جس نے تجھے پیداکیا پھر تجھے ٹھیک ٹھاک بنایا، پھر تیرے اندراعتدال پیدا کیا، جس صورت میں چاہاس نے تجھے جوڑ کر تیار کیا، ہر گزابیانہیں ہوناچا ہے لیکن تم جزاءوسزا کو جھٹلاتے ہو۔

عورت كاچله كرنے كا تكم:

اسلام دین فطرت اور صفائی ستھر ائی کادین ہے، یہ اپنے ماننے والوں کو پیدائش سے لے کر قبر تک کے مسائل سے آگاہ اور راہنمائی نہ کرتی ہوں، انہیں تعلیمات میں سے طہارت اور پا کیزگی بھی اہم کر تاہے، زندگی کا کوئی بھی پہلوالیا نہیں جہاں اسلامی تعلیمات ہماری راہنمائی نہ کرتی ہوں، انہیں تعلیمات میں سے طہارت اور پا کیزگی بھی اہم تکم ہے، مر دوں کے جنابت سے پاک ہونے اور خواتین کے حیض و نفاس کے مسائل تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں، بچ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے اسے نفاس کہ جاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہوتی ہے اس کے بعد عورت پاک ہوجاتی ہے، اس ساج اور معاشر سے میں زچہ عموماً گیارہ دن بعد غسل کر لیتی ہے لیکن ابھی وہ پاک شار نہیں ہوتی، اسی طرح جب وہ چالیس دن مکمل کر لیتی ہے اور غسل کر لیتی ہے تو میں سورت مد شرمیں ادشاد اسے یہاں کی زبان میں چاہیے نہانا کہتے ہیں، یہ بالکل فطرت اور پاکیزگی کے اصول کے عین مطابق ہے، قر آن کریم میں سورت مد شرمیں ادشاد باری تعالی ہے: "وَ شِیَابَتُ فَطَهِ وَ " اور اپنے کیٹروں کو پاک رکھو".

اس طرح سورة البقره مين ارشاد بارى تعالى ب: "ويَسْئَلُونَكَ عَنِ الْسَحِيْضِ، قُلُ هُوَاذَى، فَاعْتَزِلُوا النِّسَاء فِي الْسَحِيْضِ، وَلَا تَقُرَبُوهُ مُنَّ عَتْمُ اللهُ عَنْ الْسَعْدِيْنِ، قُلُ اللهُ عَلَى اللهُ عَيْثُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَنْ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ

ترجمہ: اور لوگ آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ وہ گندگی ہے اہذا حیض کی حالت میں عور توں سے
الگ رہو، اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان سے قربت (یعنی جماع) نہ کرو، ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس اسی طریقے سے جاؤجس
طرح اللہ نے تمہیں تھم دیا ہے، بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف کثرت سے رجوع کریں اور ان سے محبت کرتا ہے جو نے کو ساف رہیں۔

ای طرح حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:"الطہور شطر الایہاں۔"⁵⁶۔"صفائی ایمائی جزہے"۔ شریعت اسلامی میں بعض حالات میں غسل فرض ہے جیسے غسل جنابت اور حیض و نفاس سے پاکی کی حالت اور بعض صور توں میں مسنون ہے جیسے جمعہ وعیدین وغیرہ، حالتِ نفاس سے پاک ہونے کی صورت میں غسل جناب اور عمومانفاس سے خواتین چالیس روز بعد پاک ہوتی ہیں اس لیے اس غسل کانام چلہیہ نہانار کھ دیا گیاہے، اورا لیے مواقع پر شیرین تقسیم کرنا اور کچھ پکانا ہے ساجی رسم ورواج ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

حیک و مینگھے جمولے میں ڈالنے کا حکم:

بچ کی نشوونما کے لیے راحت وآرام کے سامان تیار کرنا شرعامحمود ومطلوب ہے اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے،البتہ یہ سب اعتدال اور حدود میں رہ کر کیاجائے تو بہتر ہے،اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے البتہ اس کا خیال کہ خوال کی جائز ہے،اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے البتہ اس کا خیال رکھاجائے کہ اس کواس کی اجرت مکمل دی جائے کسی قشم کا باراس پر نہ ڈالا جائے اوراسی طرح وہ بھی بخوشی بنا کر دے مجھور بٹھانے کرنے کا حکم:

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ ختنہ سنت انبیاء کرام اور اسلام کے شعار میں سے ہے ،اس لیے ہر مسلمان جے اللہ سجانہ وتعالی اولادِ نرینہ سے نوازتے ہیں تووہ اپنے بچ کا بجین ہی میں ختنہ کرادیتا ہے ،اس کے لیے با قاعدہ کسی تقریب اور دعوت کے بارے میں یہ تفصیل ہے۔ ختنہ مسنون اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ بچوں کے ختنے کی شادی یعنی بچوں کا ختنہ کرانے کے وقت تقریبات و دعوت کرنے ، کرانے کی تین صور تیں ہو سکتی ہیں:

- (1) اگر محض ایک سنت عمل کے شکرانے کے طور پر کیاجائے اور اس میں غلط رسومات اور ناجائز امور سے بچاجائے توجائز ہے۔
 - (2) اگر اس دعوت کو ضروری یا دین کا حصه سمجھ کر کیا جائے توشر عانالیندیدہ اور ناجائز ہے۔

(3) اور اگر محض رسم ورواج کے طور پر کیا جائے تب بھی ایسے رسموں سے بچنا چاہیے کہ اسلام میں اس کا ثبوت نہیں، بلکہ مند احمد کی اس روایت "دعی عثمان بن أبی العاص رضی الله عنه إلی ختان فأبی أن پجیب فقیل له فقال إنا کنا لا نأتی الختان علی عہد رسول الله طُلِقُتُما ولا ندعی له". "عثمان بن ابی العاص رضی الله تعالی عنه کوختند پر دعوت دی گئ توانہوں نے شرکت سے بیہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ ہم رسول اللہ کے زمانے میں ایسی دعوتیں نه کرتے تھے اور نه ہمیں بلایاجا تا تھا" سے اس کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔معلوم ہوا کہ بیہ آج کل کا رواج نہیں بلکہ بہت پہلے سے چلا آرہا ہے۔اور اس کو ترک کرناغلط رسومات کاراستہ بند کرنا ہے جو مستحسن ہے۔ ⁵⁷

حجنڈا تارنے کا تھم:

پیدائش کے ساتویں روز نومولود کے بال اتار ناجے یہاں کی زبان میں جھنڈ کہاجاتا ہے اور عقیقہ کرنامتحب عمل ہے اور یہ عمل ایک ہی دن انجام دینا چاہیے لینی جس دن بال اتاریں اسی دن عقیقہ کر دینا چاہیے ، لیکن اس کے لیے با قاعدہ کسی تقریب کا اہتمام کرنا یا کسی بزرگ کے نام پر بالوں کی لٹ چھوڑ دینا اور درباریا کسی خاص جگہ پر جاکر بال اتروانا یہ شرعاثابت نہیں ہے لہذا اس سے احتراز لازم ہے۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے مر فوعار وایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم شاکھیا نے فرمایا:

كل غلام رهينة بعقيقته، تذبح عنه يوم سابعه، ويحلق ويسمى "

ترجمہ: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے (جانور) ذخ کیا،اس کا (بچہ کا)سر منڈ ایا جائے اور اس کانام رکھا جائے ⁵⁸

خلاصه کلام:

انسانی زندگی کے مختلف مواقع میں رسم وروائ آتے ہیں جیسے پیدائش، شادی، وفات، وغیرہ کی رسومات، ان مواقع میں سے ایک موقع بچے کی پیدائش بھی ہے اس موقع بچ ور ہورہم روائی روائی وائی کے موقت بہر نہ نکانا، بیٹے کی پیدائش بھی ہے اس موقع بر اور گلیا، گلیا ہیں گانا، مبار کباد اور بدایادینا، دائی کامو کھ لینا، چھٹی کرنا/نام رکھنا، آڈھنا/مالش کرنا/سونز، چلھ بنانا اور چھری رکھنا، ڈھولنا ڈالنا، گیار ہوں اور چلہہ، بچے کو پینکھے یا جھولے میں ڈالنا، طہور بھانا / ختنہ کرنا، وخیرہ ان ان سوم ورواجات میں ہے کھے ایسے ہیں جو سنت ہیں جیسے ختنہ، عقیقہ، نام رکھنا، تخلیک کرنا اور کچھ مباحات میں آتے ہیں جو سنت ہیں جیسے ختنہ، عقیقہ، نام رکھنا، تخلیک کرنا اور کچھ مباحات میں آتے ہیں جو سنت ہیں جیسے ختنہ، عقیقہ، نام رکھنا، تخلیک کرنا اور کچھ مباحات میں آتے ہیں جو سنت ہیں جیسے ختنہ، عقیقہ، نام رکھنا، تخلیک کرنا اور کچھ مباحات میں آتے ہیں جو سنت ہیں بھیسے ختنہ، عقیقہ، نام رکھنا، تخلیک کرنا اور کچھ مباحات میں آتے ہیں جو کہی موقع پر المل خانہ اور رشتہ داروں کا بطور خوشی نومولود اور اس کے ماں باپ کو کپڑے وغیرہ دینا فی نفسہ جائز ومباح عمل جیسے جو کسی موقع پر صلار تھی اور اقرباپر وری کے نقاضہ سے دیے کی صورت میں باعثِ ثواب بھی ہو جاتا ہے، جبکہ پچھ رسوم ورواجات ناجائز ہیں جیسے منع نہیں ہے البتہ اس بات کادھیان ضروری کی حوصلی شکنی کرتا ہے۔ جبکہ ایس پر نوش ہونا ہوا جائے اور اس کی مبار کب بادنہ دی جائی کہ کہ یہ نام ملئے کی صورت کی بید اکش پر توشی کی پیدائش پر تو تو تی کھ ایس کیا اور کہا کی گیات اور طعن و تشنیخ جاری ہونا کہ فلاں نے تو کچھ بھی نہیں دیا یہ سب صاب کتاب کرتے رہنا میں زبان پر شکوہ و شکایات اور طعن و تشنیخ جاری ہونا کہ فلاں نے تو کچھ بھی نہیں دیا یہ سب صاب کتاب کرتے رہنا میں زبان پر شکوہ و شکایات اور طعن و تشنیخ جاری ہونا کہ فلاں نے تو کچھ بھی نہیں دیا یہ سب صاب کتاب کرتے رہنا میں دبان پر شکوہ و شکایات اور طعن و تشنیخ جاری ہونا کہ کیان اس کو خوروں نے تھی نہیں دیا یہ سب صاب کتاب کرتے رہنا میں دبان

نومولود اور دلہا کے ساتھ چھری یالوہے کی کوئی چیز رکھنے کے رواج کے پس منظر میں جنات سے حفاظت کانقطہ نظر کار فرماہو تاہے،
اس میں کوئی شک نہیں کہ جنات انسانوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور نقصان بھی پہنچاتے ہیں، لیکن ان سے حفاظت اور بچنے کا جو طریقہ یہاں کے
لوگوں میں پایاجا تاہے یہ سر اس ناجائز اور ممنوع ہے۔۔ایسے ہی پیدائش کے ساتویں روز نومولود کے بال اتار نا جسے یہاں کی زبان میں
حجنڈ کہاجا تاہے اور عقیقہ کرنامستحب عمل ہے اور یہ عمل ایک ہی دن انجام دیناچا ہے یعنی جس دن بال اتاریں اسی دن عقیقہ کر دیناچا ہے، لیکن
کسی بزرگ کے نام پر بالوں کی لٹ چھوڑد ینااور درباریا کسی خاص جگہ پر جاکر بال اتروانا یہ شرعا ثابت نہیں ہے لہذا اس سے احتر از لازم ہے۔

حوالهجات

1 د بلوی، سید احمد، رسوم د بلی (د بلی: ار دواکاد می، 1986ء) ص 44 2عبد الجباریث، پاکستان کے علاقائی رسم ورواح (لامور: دعایبلیکیشنر، 2015) ص، 218

⁴ایضا ⁵ایضا

³انٹر وبو: چنی محمد ماہا، ٹوبہ کھیر سر ،روہی کی معم شخصیت، بتاریخ: 11 / 01 / 2015

```
6 جلال يوري، على عباس، رسوم اقوام (جلال يورشريف: 1983)ص، 11
                    <sup>7</sup>عبد الجباربث، پاکستان کے علا قائی رسم ورواج (لاہور: دعا پبلیکیشنر، 2015)ص، 228
                                                                                            8 ایضا، ص236
                                                                                           9ايضا، ص223
                                                                                           10 ايضا، ص230
                                 11 انثر ویو: حافظ محمد عارف، روہی کی معمر شخصیت۔ بتاریخ: 8 /02 / 2015
                   <sup>12</sup>عبد الجیار بٹ، پاکستان کے علا قائی رسم ورواج (لاہور: دعا پبلیکیشنر ، 2015)ص، 224
                               13 انثر وبو: ملك محمد نواز بوبر ، روبي كي ساجي شخصيت ، بتاريخ: 8/02/8
                                 <sup>14</sup> جلال يوري، على عباس، رسوم اقوام (جلال يورشريف: 1983)ص، 11
                           15 انثر وبو: غلام عباس سمه ، ٹوبہ تنوں کی ساجی شخصیت ، بتاریخ: 10 / 2015
                   16عبد الجباربث، پاکستان کے علاقائی رسم ورواج (لاہور: دعایبلیکیشنر، 2015) ص، 239
                           11 انثر وبو: غلام عباس سمه ، ٹوبہ تنوں کی ساجی شخصیت ، بتاریخ: 2015/02/10
                                                                                     18 القر آن،6:286_
                                                                                      <sup>19</sup>لقر آن،6:256_
                                          <sup>20</sup> بخارى، ابوعيد الله مجمه بن اساعليل، الحامع الصحيح، حديث: 6463
                          21 عثاني، محمر تقي عثاني، ذكرو فكر (كراجي: مكتبه معارف القرآن، 2006)ص، 266
                       <sup>22</sup> تھانوی، اشر ف علی، اسلامی شادی ( ککھنؤ: ادارہ افادات اشر فیہ ۔ 2013) ص ، 130
<sup>23</sup>ميان، انوارالله، حضرت سلمان فارس كابدايت كي جانب سفر (اسلام آباد، دعوت التوحيد، 2005)ص، 53
                                                                                      <sup>24</sup>القر آن، 46:18_
                                                                                       <sup>25</sup>القر آن،14:7-
                                                                                        <sup>26</sup>القر آن،3:93_
                                                                                   <sup>27</sup>القر آن،37:101_
                                                                                     <sup>28</sup>القر آن،16:85_
                                                                                      <sup>29</sup>القر آن،42:42ـ
                <sup>30</sup>ابن قيم،ابوعبدالله محمر بن إلى بكر، تخفة المو دود بإحكام المولو د ( دارابن القيم، سن )ص.58 .
                                          <sup>31</sup>ابن ماحيه ،ابوعبد الله محمر بن يزيد ، سنن ابن ماحيه ، حديث : 1210
                                                              320 تر مذی، محمد بن عیسی، جامع تر مذی: 4/320
```

```
<sup>33</sup> بخارى، ابو عبد الله محمه بن اساعليل، الجامع الصحيح، حديث: 5/2234
                                     <sup>34</sup> تر مذى، محمد بن عيسى، حامع تر مذى، ماب ما حآء في النفقات على البنات
                                                                                       <sup>36</sup>القر آن،10:58-
                                                                      37 شرح النووي على مسلم (194/3)
                              <sup>38</sup>مسلم، ابوالحسين مسلم بن حجاج القشيري، صحيح مسلم، رقم الحديث: 2144
                                        <sup>40</sup> بخارى، ابوعبد الله محمد بن اساعيل، الحامع الصحح، حديث: 2585
                                        <sup>41</sup> بخارى، ابوعبد الله محمر بن اساعيل، الحامع الصحيح، حديث: 1041
                                                                                           <sup>42</sup>القر آن،9:15
                                                                                         <sup>43</sup>القر آن،57:22
                                                                                                   <sup>44</sup>حواليه بالإ
            <sup>45</sup> ولى الدين، محمد بن عبد الله، مشكوة المصانيح (كراچى: قديمي كت خانه، سن) حديث: 378
                                                                                         <sup>46</sup>القر آن،68:51
                                                                                         <sup>47</sup>القر آن،67:12
                                        <sup>48</sup> بخارى، ابوعبد الله مجمه بن اساعيل، الحامع الصحيح، حديث:1606
                                        <sup>49</sup> بخارى، ابوعبد الله محمر بن اساعيل، الحامع الصحح، حديث: 3371
                 50مفي محمد شفيع عثاني، معارف القرآن (كراجي: ادارة المعارف: 2011) ص212ج، 1
                                       <sup>51</sup> ابو داؤد ، سليمان بن اشعث ، سنن ابي داؤد ، رقم الحديث: 3919
<sup>52</sup>مسلم، ابوالحسين مسلم بن حجاج القشيري، صحيح مسلم (بيروت: دارا لكتب العلمية، )رقم الحديث: 2133
                                                                                           <sup>53</sup>القر آن،7:82
                                                                                           <sup>54</sup>القر آن،4:74
                                                                                          <sup>55</sup>القر آن،222:
  <sup>56</sup>مسلم، ابوالحسين مسلم بن حجاج القشيري، صحيح مسلم (بيروت: دارالكت العلمية، )رقم الحديث: 223
                           <sup>57</sup>لد هيانوي، رشيداحمه، احسن الفتاوي (كراجي: النج ايم سعيد) جلد 8 ص، 155
                                       <sup>58</sup> ابو داؤد، سليمان بن اشعث، سنن ابي داؤد، رقم الحديث: 2837
```



This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.